

آج کا خطبہ مسکرا کر ملاقات کیجئے

آج کل اس صدقہ کی ضرورت ہے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (لقمان 18)
ترجمہ: اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پھلاؤ، اور زمین پر اتراتے ہوئے مت چلو۔ یقیناً جانو اللہ
کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ
تَلْقَى أَحَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ .. " (رواہ مسلم)

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا نیکی کے کسی کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ نیکی یہی ہو کہ
اپنے بھائی سے خوش روئی سے ملو۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ سے روایت ہے ہمارا ایت احداً اکثر تبسما من رسول اللہ ﷺ میں نے رسول
اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ (سنن ترمذی: 3641)

اللہ رب العزت نے رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو ہمارے لئے بہترین نمونہ زندگی قرار دیا۔ چنانچہ رسول اکرم
ﷺ نے جہاں زندگی کے اور مرحلوں کے آداب سکھائے وہاں ملاقات کے آداب بھی سکھائے۔ ان تمام آداب میں بنیادی
بات یہ سامنے آتی ہے کہ ایک انسان سے دوسرے انسان کو کسی بھی طرح تکلیف نہ پہنچے بلکہ دوسرے کے لئے خوشی اور راحت
کا سامان میسر ہو جائے۔

رسول اکرم ﷺ نے ایمان اور عبادات کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی تعلیم بھی دی ہے، اور اچھے
اخلاق کو نجات کا ذریعہ قرار دیا۔ اس لئے انسان کی زندگی کو اسلامی تعلیمات میں ایک عمدہ معاشرتی زندگی میں ڈھالنے کی تعلیم
دی گئی ہے۔ اگر انسان کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کی اپنی زندگی بھی قلبی سکون اور خوشگواہی کے ساتھ گزرے گی اور دوسروں
کے لئے بھی اس کا وجود رحمت اور سکون کا باعث ہوگا۔ اور اگر کسی کے اخلاق برے ہوں تو وہ خود بھی زندگی کے لطف و سرور
سے محروم رہتا ہے اور جن لوگوں سے اس کا واسطہ ہوگا ان کی زندگیاں بھی بے مزہ اور تلخ ہوں گی۔ بخاری اور مسلم کی روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ماخیر ما اعطی الانسان؟ انسان کو جو کچھ عطاء کیا جائے اس میں سے بہترین چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "الخلق الحسن، یعنی اچھے اخلاق۔

ان اچھے اخلاق میں سے ایک خلق رسول اکرم ﷺ نے اس ارشاد میں سکھایا، فرمایا کہ تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تم اپنے بھائی سے خوش روئی سے مل لو، خندہ پیشانی، ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ کسی سے ملنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے لیکن دور جدید میں یہ کام انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

ایسے محکمے جہاں پبلک ڈیلنگ زیادہ ہے، عام لوگوں سے بات چیت کا سامنا زیادہ کرنا پڑتا ہے وہاں کے ملازمین کی کامیابی خوش روئی سے ملاقات کرنے میں ہے۔ فضائی میزبان اور مختلف مصنوعات کو فروخت کرنے والے ادارے ایسے افراد ہی کو منتخب کرتے ہیں جو ہنس مکھ ہوں۔ انہیں بخوبی معلوم ہے کہ مسکراتے چہرے سے دوسرے کا دل جیتا جاسکتا ہے۔ دوسرے کو اپنی بات کی طرف متوجہ کرنا اور پھر اپنی بات منوالینا یہ خوش روئی کے ہتھیار سے باسانی ممکن ہے۔ ایک خوش اخلاق، خندہ پیشانی، مسکراتے چہرے سے پیش آنے والا تاجر آج کا کامیاب تاجر ہے۔

لیکن بسا اوقات انسان یہ سوچتا ہے کہ دور جدید میں جہاں سہولتوں میں اضافہ ہوا وہاں طرح طرح کی مشکلات اور پریشانیاں بھی ہر طرف سے گھیرے رکھتی ہیں دفتر کی مشکلات، کاروبار کی پریشانیاں، بچوں کی ذمہ داریاں، گھریلو الجھنیں، ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ دوسرے لوگوں سے مسکراتے چہروں سے ملاقات کی جائے۔

اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی سیرت طیبہ میں بخوبی سمجھایا اور بتایا کہ اس دنیا میں دکھ اور رنج بھی ہے۔ اور آرام اور خوشی بھی، زندگی میں مٹھاس بھی ہے اور سختی بھی کبھی سردی ہوتی ہے کبھی گرمی، کبھی خوشگواہی ملتی ہے کبھی ناخوشگواہی، اور مسلمان کو اس بات کی تعلیم دی گئی کہ وہ اس بات کا یقین پیدا کرے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اس کے حکم اور فیصلے سے ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے بندوں کا حال یہ ہونا چاہئے کہ جب کوئی دکھ اور مصیبت پیش آئے تو وہ مایوسی اور پریشانی کا شکار نہ ہو بلکہ صبر و استقامت کے ساتھ اس کا سامنا کرے اور دل میں اس بات کا یقین تازہ رکھے کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور وہی ہمیں اس دکھ اور مصیبت سے نجات دینے والا ہے۔

عام طور پر معاشرے میں دو رویے نظر آتے ہیں۔ مشکل اور دکھ کے حالات ہوں تو پھر خوش روئی سے ملاقات کا تصور ہی مشکل ہے۔ لیکن جب حالات سازگار ہوں اور من پسند زندگی گزر رہی ہو تو پھر تکبر اور نخوت میں مبتلا ہو کر خندہ پیشانی سے

ملاقات کرنے کی عادت نہیں رہتی۔ اسلام نے ان حالات میں انسان کو یہ ادب سکھایا کہ جب خوشی اور شادمانی کے حالات میسر ہوں تو اسے انسان اپنا کمال اور اپنے بازو کی قوت کا نتیجہ نہ سمجھے بلکہ اس وقت یہ یقین رکھے کہ یہ سب کچھ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے اور وہ جب چاہے اپنی بخشی ہوئی ہر نعمت چھین بھی سکتا ہے لہذا تکبر میں مبتلا ہو کر لوگوں سے ترش رو ہو کر نہ ملے، بلکہ تواضع اور عاجزی سے کام لیتے ہوئے خوش روئی اختیار کرے۔

خوش روئی سے ملاقات کرنے میں ایک رکاوٹ حسد بھی ہے۔ یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جس میں انسان دوسرے کے پاس نعمت دیکھ کر جلتا اور کڑھتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس سے یہ نعمت چھین جائے۔ حسد کے ایسے منفی خیالات کی موجودگی میں ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ دوسرے سے ملاقات کرنا واقعی بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے حسد سے بچنے کی تاکید کی اور سمجھایا کہ اس کے خلاف رد عمل اختیار کر لیا جائے کہ جس کے پاس کوئی نعمت آجائے اس کے پاس جا کر انسان خوشی خوشی مبارکباد دے۔ چہرے سے بھی خوشی ظاہر کرے، دعائیہ الفاظ سے نوازے اس طرح حسد کا علاج بھی ہو جاتا ہے۔ مفت کا علاج ہے۔ واقعی اچھے اخلاق پر کچھ خرچ نہیں آتا۔

دور جدید کے ماہرین نفسیات نے انسانی جذبات اور اس کے رویوں کا گہرا مطالعہ کیا اور بڑی بڑی کتابیں لکھ ڈالیں اور بتایا کہ پریشانیوں اور دکھوں کا علاج پریشان ہونا اور اپنے آپ کو دکھی ظاہر کرنا نہیں ہے۔ بلکہ دوسروں سے خوش روئی سے ملاقات کریں۔ دوسرے خوش ہونگے اپنا دکھ غم بھی ہلکا ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے کئی سو سال پہلے ہی سے یہ صداقت اور حقیقت ہمیں عطاء فرمادی کہ دوسرے سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملاقات کیا کرو اور اس عمل کو حقیر نہ سمجھنا، اور پھر آپ ﷺ نے خود اس پر عمل بھی فرمایا۔

اللہ رب العزت ہم سب کو خوشیاں اور شادمانیاں عطا فرمائے لیکن زندگی کے اتار چڑھاؤ میں جب دکھ اور غم کا سامنا کرنا پڑے تو صبر و ہمت عطاء فرمائے۔ اور زندگی میں دوسروں سے خوش روئی سے ملاقات کرتے ہوئے اس ارشاد نبوی پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے تاکہ ہم سب کی زندگی مسکراہٹوں اور خوشیوں کا گہوارہ بن جائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔